سلسلہ برقی اشاعت الاحسان اکیڈمی بہرائچ نمبر ۱۱

لبیک اللہم لبیک

عمرہ گائیڈ

مولانا محمد رضی الاسلام ندوی

ناشر: الاحسان اکیڈمی بھرائچ

مولانا ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی

الاحسان اکیڈمی بہرائچ

سلسلہ برقی اشاعت الاحسان اکیڈمی بہرائچ۔ ۱۱

کتاب	:	عمــرہ گائیڈ
مصنّف	:	مولاناڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی
ترتیب	:	جنید احمد نور، بہرائچ
سرورق	:	وصی اللہ قاسمیؔ بہرائچ
صفحات	:	۴۰
اشاعت	:	اپریل ۲۰۲۴ء م رشوال مکرم ۱۴۴۵ھ
ناشر	:	الاحسان اکیڈمی بہرائچ

UMRAH GUIDE

by

Maulana Dr.Mohammad Raziul Islam Nadvi

Setting by

Juned Ahmad Noor, Bahraich

Edition: April 2024 (Shawwal Mukarram 1445 A.H.)

Pages : 40 Price: ₹0

Cover: Juned Ahmad Noor, Bahraich

Publisher: Al-Ehsan Academy Bahraich

فہـــرست

حرفِ چند

شوال 1445ھ / اپریل 2024 میں دوسری مرتبہ اہلیہ کے ہم راہ عمرہ کرنے کی توفیق ملی۔ ان کے مطالعے کے لیے کچھ کتابچے لا دیے تھے، جنہیں خود بھی پڑھنے کا موقع ملا۔ دورانِ سفر خیال آیا کہ کیوں نہ آسان زبان میں عمرہ کا طریقہ تحریر کردوں اور اس کے ضروری مسائل بیان کردوں، تاکہ عام معتمرین وزائرینِ حرم اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔ عمرہ پر لے جانے والے ٹور آپریٹرس عموماً مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کے اہم مقامات کی زیارتیں بھی کرواتے ہیں، اس لیے ان کا بھی مختصر تعارف کرادیا ہے۔ امید ہے کہ اس کتابچہ کو عمرہ کا ارادہ کرنے والوں اور اس کے سفر پر نکلنے والوں کے درمیان بڑے پیمانے پر مقبولیت حاصل ہوگی۔

والسلام

محمد رضی الاسلام ندوی

عمرہ کیسے کریں

ہر مسلمان کے دل میں مکّہ مکرّمہ جانے، بیت اللہ کی زیارت کرنے اور مناسک ادا کرنے کی خواہش پائی جاتی ہے۔ مناسک دو طرح کے ہیں: ایک عمرہ، دوسرے حج۔ عمرہ کے لیے تو پورے سال لوگ جاتے رہتے ہیں۔ حج (تمتّع یاقِران) کی نیت سے جانے والے پہلے عمرہ ادا کرتے ہیں، پھر 8 ذی الحجہ سے حج کے مناسک ادا کرنے لگتے ہیں۔ بہت سے احباب اور بہنوں نے عمرہ کے بارے میں سوالات کیے ہیں اور اس کا طریقہ جاننا چاہا ہے۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ اس کا طریقہ تحریر کیا جاتا ہے:

(1) احرام

کوئی شخص عمرہ کرنے کا ارادہ کرے تو اسے اس کی ابتدا احرام سے کرنی ہوگی۔ احرام کا مطلب ہے دو سفید چادریں جسم پر لپیٹ لینا: ایک کو تہبند کی طرح باندھ لینا اور دوسری کو سر کھلا رکھتے ہوئے اوڑھ لینا۔ یہ مردوں کا احرام ہے۔ خواتین کے احرام کے لیے کوئی مخصوص لباس نہیں۔ وہ اپنے عام ساتر لباس میں رہیں گی، سر ڈھکے رہیں گی اور چہرہ کھلا رکھیں گی۔

مکہ مکرمہ کے مختلف اطراف سے کچھ جگہیں متعین کی گئی ہیں، جنہیں 'میقات ' کہا جاتا ہے۔ وہاں پہنچنے سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے۔ ہندوستان و پاکستان کی طرف سے جانے والوں کی میقات 'یلملم 'نامی مقام ہے۔ یہ جدّہ سے تقریباً پچھتّر (75) میل پہلے ہے۔ یہاں سے احرام باندھنا واجب ہے۔ عمرہ کی نیت سے بغیر احرام باندھے اس مقام سے آگے گزرنا جائز نہیں۔ ایسا کرنے پر ایک جانور کی قربانی لازم ہو گی۔ احرام اپنے گھر یا اِیَر پورٹ سے باندھا جاسکتا ہے۔

بہتر ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے حجامت بنوالی جائے، ناخن کاٹ لیے جائیں اور بغل وزیر ناف کے بال صاف کر لیے جائیں، پھر اچھی طرح غسل کیا جائے ۔ احرام باندھنے کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھ لی جائے، اس کے بعد تین بار 'تلبیہ ' پڑھا جائے۔ تلبیہ یہ ہے :

لبّيك ، اللهم لبّيك ، لبّيك لا شريك لك لبّيك ، إن الحمد والنعمة لك والملك، لا شريك لك.

”میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں، حاضر ہوں کہ تیرا کوئی شریک نہیں، سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور ساری نعمتیں تیری ہی

بخشی ہوئی ہیں اور حکومت وبادشاہی صرف تیری ہی ہے۔ تیرا کوئی ساجھے دار نہیں۔"

کوئی شخص تلبیہ پڑھنے کے بعد جب تک مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ ادا نہ کر لے، احرام کی حالت میں ہی رہے گا۔

حالتِ احرام میں جو کام ناجائز ہیں:

(1)خوش بوٗ لگانا (2) ناخن کاٹنا (3) جسم سے بال دوٗر کرنا (4) چہرہ ڈھانکنا (5) جنسی حرکتیں کرنا (6) شکار کرنا (7) مرد کے لیے سِلے ہوئے کپڑے پہننا (8) مرد کا سر ڈھانکنا (9) ایسے جوتے پہننا جن سے پاؤں کے درمیان کی ہڈّی چھپ جائے۔

حالتِ احرام میں جو کام مکروہ ہیں:

(1) بدن سے میل دوٗر کرنا (2) صابن استعمال کرنا (3) کنگھی کرنا (4) احرام کے کپڑے کو پِن یا دھاگے سے باندھنا۔

حالتِ احرام میں جو کام جائز ہیں:

(1) غسل کرنا (2) احرام کے کپڑوں کو دھونا اور بدلنا (3) انگوٹھی، گھڑی، چشمہ، بیلٹ، آئینہ یا چھتری وغیرہ کا استعمال کرنا (4) موٗذی جانوروں کو مار بھگانا (5) مرہم پٹّی اور علاج معالجہ کرانا (6) کھانے

میں گھی تیل کا استعمال کرنا (7) احرام کے اوپر مزید چادر یا کمبل ڈال کر سونا اور تکیے کا استعمال کرنا۔

(2) مسجدِ حرام میں حاضری

مکہ مکرمہ پہنچ کر وضو یا غسل کر لیں، پھر تلبیہ کے الفاظ ادا کرتے ہوئے مسجدِ حرام کی طرف بڑھیں۔ وہاں پہنچ کر کسی بھی دروازے سے اندر داخل ہوں تو پہلے دایاں پیر اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

اللهم افتح لی أبواب رحمتك

" اے اللہ ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

کعبۃ اللہ پر پہلی نظر پڑنے پر یہ دعا پڑھیں:

اللهم أنتَ السلامُ و منكَ السلامُ ، و إليك يَرْجِعُ السلامُ ، حَيِّنا ربَّنا بالسلامِ ، وأَدْخِلْنَا دارالسَّلامِ ، تباركتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ ياذا الجلالِ والإكرامِ.

(3) طواف

طواف شروع کرنے سے قبل بہتر ہے کہ دو رکعت تحیۃ المسجد (نفل) پڑھ لیں ، پھر حجرِ اسود کے سامنے پہنچ جائیں۔ اپنے ہاتھوں سے حجر اسود کی طرف سلامی اشارہ کریں اور بسم اللہ کہتے ہوئے وہاں سے طواف شروع کریں، اس طرح

کہ خانۂ کعبہ آپ کے بائیں جانب رہے۔ پورے کعبے کا چکّر لگا کر اسی جگہ پر واپس آجائیں جہاں سے طواف شروع کیا تھا۔ یہ ایک چکّر (طواف) ہو گا۔ خانۂ کعبہ کا ایک کونہ 'رکن یمانی' کہلاتا ہے۔ وہاں اور حجر اسود کے درمیان خاص طور پر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

ربنا آتنا فی الدنیا حسنةً وفی الآخرةِ حسنةً وقِنا عذابَ النارِ۔

اس طرح سات (7) چکّر مکمل کریں۔

رمل اور اضطباع

عمرے کے طواف میں اضطباع اور رمل بھی کرنا چاہیے۔ اضطباع ساتوں چکروں میں اور رمل ابتدائی تین چکروں میں۔ اضطباع کا مطلب یہ ہے کہ احرام کی اوپر والی چادر اس طرح اوڑھی جائے کہ دایاں کندھا کھلا رہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ چادر کو دائیں ہاتھ کے نیچے (بغل) سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں۔اور رمل کا مطلب ہے سینہ تان کر، فوجی کی طرح کندھے ہلاتے ہوئے، تیز قدم چلنا۔

سات چکّر پورے کر کے جب آپ حجرِ اسود کے سامنے آئیں تو پھر دائیں ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کریں۔ اس کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعت نفل پڑھیں - آج کل مقام ابراھیم پر طواف کرنے والوں کا رَش رہتا ہے،

اس لیے جہاں کہیں بہ آسانی جگہ ملے، دو رکعت نفل پڑھیں، پھر آبِ زمزم تین سانس میں پئیں اور یہ دعا مانگیں:

اللهم إني أسألكَ علماً نافعًا ، ورزقًا واسعًا ، و عملاً مُتَقَبلا ، وشِفَاءً دائما

" اے اللہ ! میں تجھ سے مفید علم، وسیع روزی، مقبول عمل اور دائمی شفا کا طلب گار ہوں۔"

طواف کے دوران میں کسی نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے، یا تھکن محسوس ہو، یا وضو ٹوٹ جائے تو طواف وہیں روک دیں۔ پھر جماعت ہو جائے، یا تھکن دور ہو جائے، یا رفع حاجت کے بعد وضو کر لیں تو جہاں طواف روکا تھا وہیں سے آگے شروع کریں۔ چکّروں کی تعداد بھول جائیں، یا شک پیدا ہو جائے تو کم تعداد شمار کر کے باقی ماندہ چکّر پورے کریں۔

(4) صفا و مروہ کے درمیان سعی

اس کے بعد آپ کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنی ہے۔ صفا اور مروہ دو پہاڑیاں تھیں۔ اب ان کے صرف نشانات رہ گئے ہیں۔ تھوڑی سی اونچائی ہے۔ اس کے لیے پہلے صفا کی طرف جائیں۔ وہاں سے کعبۃ اللہ پر نظر ڈالیں اور آیت: **إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ** پڑھتے ہوئے مروہ کی طرف

چل پڑیں۔ درمیان میں مِیلین اخضرین (ہرے نشانات) نظر آئیں گے۔ ان کے درمیان ذرادوڑنے کی کوشش کریں اور یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ،إِنَّكَ أَنتَ الأَعَزُّ الأَكْرَم ۔

" اے میرے رب! معاف کرے اور رحم کر، توسب سے زیادہ عزّت والا اور سب سے زیادہ محترم ہے۔"

مروہ پہنچنے پر ایک پھیرا ہو جائے گا۔ وہاں سے واپس صفا تک آئیں تو دوسرا پھیرا ہو گا۔ اس طرح صفا اور مروہ کے درمیان سات (7) مرتبہ سعی کریں۔ ساتواں اور آخری پھیرا مروہ پر مکمل ہو گا۔ اس کے بعد دو رکعت نفل ادا کریں ۔

سعی کے دوران یہ دعا پڑھنی مستحب ہے :

لا اله الا الله، وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، يحيي ويميت ،و هو على كل شيء قدير ،لا اله الا الله، وحده، أنجز وَعْدَه، ونَصَرَ عَبْدَه، وهَزَمَ الأحزاب وحده.

(5) حلق یا قصر

عمرہ کا آخری کام 'حلق' (سر کے بال منڈوانا) یا 'قصر' (سر کے بال کتروانا) ہے ۔ یہ مردوں سے متعلق ہے ۔ خواتین اپنے تھوڑے سے بال انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹ لیں گی ۔

اب آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا۔ احرام اتار دیں اور عام لباس پہن لیں ۔مکہ مکرمہ میں جتنے دن رہیں، مسجد حرام میں جا کر نماز پڑھنے کی کوشش کریں ۔ یہاں نماز پڑھنے کا ثواب عام مسجدوں میں نماز پڑھنے کے مقابلے میں ایک لاکھ گنا زیادہ ہے۔ اسی طرح جتنی توفیق ہو، طواف کر لیا کریں ۔

عمرہ کے بعض مسائل

عمرہ کے بارے میں لوگوں کے ذہنوں میں مختلف سوالات پیدا ہوتے ہیں، جن کا وہ جواب چاہتے ہیں۔ ذیل میں چند مسائل کی وضاحت کی جاتی ہے:

(1) عمرہ کے تین ارکان ہیں: عمرہ کی نیت کرنا، خانۂ کعبہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ اگر کسی نے ان میں سے کوئی عمل نہیں کیا تو اس کا عمرہ نہیں ہو گا۔

(2) عمرہ کے دو واجبات ہیں: میقات سے احرام باندھنا اور مردوں کا 'حلق' (بال منڈوانا) یا 'قصر' (بال چھوٹے کروانا) اور عورتوں کا انگلی کے ایک پور کے برابر بال کاٹنا۔ ان میں سے کوئی عمل چھوٹ جائے تو عمرہ ہو جائے گا، لیکن ایک دم دینا ہو گا (یعنی ایک چھوٹے جانور کی قربانی کرنی ہوگی) ۔

(3) مقروض شخص عمرہ کر سکتا ہے، اگر قرض کی فوری ادائیگی ضروری نہ ہو ۔

(4) عمرہ کرنے کے لیے رقم نہ ہو تو کسی سے قرض لے کر عمرہ کرنا پسندیدہ نہیں، اگرچہ عمرہ ہو جائے گا ۔

(5)عورت کے ساتھ سفر عمرہ میں محرم ہوناضروری ہے۔وہ تنہا سفر کرے تو اس کا عمرہ ہو جائے گا، لیکن گناہ گار ہو گی۔البتہ عمرہ کرتے وقت عورت کے ساتھ محرم ہوناضروری نہیں۔وہ تنہا مناسکِ حج ادا کر سکتی ہے ۔

(6)بچہ بھی عمرہ کر سکتاہے۔

احرام

(7)احرام کی حالت میں خوش بوٗ دار تیل استعمال کرنا ممنوع ہے،بغیر خوش بوٗ والا تیل استعمال کر سکتے ہیں ۔

اگر احرام کی حالت میں بھول کر خوش بوٗ دار صابن استعمال کر لیاتو صدقۂ فطر کے برابر صدقہ کرناہو گا ۔

(9)احرام کی حالت میں مرد ازار والی چادر کو روکنے کے لیے حسب ضرورت بیلٹ باندھ سکتاہے ۔

(10)احرام کی حالت میں عورت کے لئے کان ، ناک ، گلا اور ہاتھ پیر کے زیورات پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔لباس میں نقاب اور دستانہ پہننا منع ہے ، تاہم پیر میں موزہ اور جو تا پہن سکتی ہے۔مردوں کے لیے انگوٹھی اور گھڑی پہننے اور چشمہ لگانے میں حرج نہیں، لیکن چڈّی، بنیان، موزہ اور جو تا پہننا منع

ہے، البتہ بیماری کی وجہ سے گھٹنے میں پیڈ لگا ہو، یا جسم میں کہیں پٹی بندھی ہو تو عذر کی وجہ سے اس کی گنجائش ہے۔

(11) اگر کوئی شخص بغیر احرام پہنے میقات سے آگے نکل گیا تو یا تو وہ میقات پر واپس آئے اور وہاں سے احرام پہن کر آگے بڑھے، یا دم دے (یعنی ایک چھوٹے جانور کی قربانی کرے)۔

(12) احرام باندھتے وقت غسل کرنے کے بعد اعضائے بدن پر خوشبو لگائیں، احرام کی چادروں پر نہیں۔

(13) حائضہ عورت بھی احرام کی نیت کرتے وقت غسل کر سکتی ہے۔ وہ عمرہ کے سفر پر روانہ ہو جائے۔ پاک ہونے تک احرام میں باقی رہے گی۔ جب پاک ہو جائے تو غسل کر کے عمرہ کرے گی۔ اس وقت اسے میقات پر جانے اور احرام کی نیت کر کے آنے کی ضرورت نہیں۔

(14) حالتِ حیض میں ذکر و دعا ممنوع نہیں ہے، لہٰذا عورت کے لیے تلبیہ پڑھنے اور ذکر و دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(15) کوئی عورت عمرہ کا ارادہ رکھتی ہو تو حیض روکنے یا اس کے ایام

آگے بڑھانے کے لیے گولی کھاسکتی ہیں، لیکن بہتر ہے کہ ایسانہ کرے، اس لیے کہ بسااوقات گولی کھانے سے حیض کے معمول میں خرابی پیداہو جاتی ہے۔

(16) حیض آنے کا اندیشہ ہو تو عورت عمرہ کی مشروط نیت کرلے (یعنی یوں نیت کرے: اگر کوئی رکاوٹ پیش آگئی تو میں عمرہ نہیں کروں گی)۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ احرام پہننے کے بعد اگر عمرہ کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ آجائے تو وہ احرام کھول کر حلال ہو جائے گی۔ اس پر نہ کوئی فدیہ ہو گا، نہ عمرہ مکمل کرناضروری ہو گا، نہ عمرہ کی قضا کرنی ہو گی۔

(17) کوئی شخص کسی کام سے مکہ آیا۔ یہاں آکر اسے عمرہ کرنے کی خواہش ہوئی تو وہ حدودِ حرم سے باہر مثلاً مسجد عائشہ جاکر وہاں سے احرام پہن کر عمرہ کر سکتا ہے۔

(18) اگر کوئی شخص جدّہ کسی غرض سے آئے، یہاں آنے کے بعد اس کا عمرہ کا ارادہ ہو جائے تو وہ اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام پہن کر عمرہ کر سکتا ہے۔

(19) اگر کوئی شخص طویل سفر کی وجہ سے بہت تھک گیا ہو تو اس کے لیے مکہ پہنچ کر فوراً عمرہ کے لیے نکلنا ضروری نہیں۔ وہ چاہے تو احرام میں رہتے ہوئے کچھ دیر آرام کر سکتا، یا سو سکتا ہے، خواہش ہو تو غسل کر سکتا ہے، چاہے تو

احرام کا کپڑا دھو یا بدل سکتا ہے۔ حالتِ احرام میں مرد کو سوتے جاگتے کسی وقت سر نہیں ڈھکنا ہے۔ غلطی سے سر ڈھک جائے تو یاد آتے ہی کھول لے۔

طواف

(20) تلبیہ صرف سفر عمرہ کے دوران پڑھنا ہے۔ مسجد حرام پہنچ کر تلبیہ بند کر دینا ہے ۔

(21) طواف کرتے وقت مردوں کو دایاں کندھا کھلا رکھنا ہے، بایاں نہیں۔ اسے 'اضطباع' کہتے ہیں ۔

(22) اضطباع طواف کے ساتوں چکروں میں مسنون ہے اور رمل یعنی تیز تیز چلنا صرف ابتدائی تین چکروں میں ۔

(23)طواف کے لیے وضو ضروری ہے–وضو ٹوٹ جائے تو جتنا طواف کیا تھا وہیں روک دیں۔وضو کر کے آئیں اور وہیں سے طواف شروع کریں جہاں سے چھوڑا تھا۔

(24) طواف کے ہر چکر کی الگ الگ مخصوص دعا سنت سے ثابت نہیں ہے ۔

(25) طواف مکمل کرنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھتے وقت دایاں کندھا ڈھک لینا چاہیے، جسے دورانِ طواف کھلا رکھنے کا حکم تھا ۔

(26)بسااوقات طواف کرتے وقت شک ہوجاتا ہے کہ کتنے چکر ہوئے؟ایسے میں جس چکر میں شک ہو اس کو شمار نہ کریں، اس سے کم کو بنیاد بنا کر طواف مکمل کریں، مثلاً کسی کو شک ہو کہ تین چکر ہوا یا چار تو چار کو شمار نہ کرے، تین کو بنیاد بنائے اور بقیہ چکر پورے کرے۔

صفاومروہ کے درمیان سعی

(27) سعی کے لیے وضو شرط نہیں ہے۔ اگر سعی کے دوران میں وضو ٹوٹ جائے تو اس حالت میں بھی سعی مکمل کرسکتے ہیں۔

(28) سعی کے دوران میں اگر تھکن محسوس ہو تو کچھ دیر بیٹھ کر آرام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔زمزم پی کر مزید تازہ دم ہو جائیں اور وہیں سعی مکمل کریں۔

(29) طواف وسعی کے دوران مسنون دعاؤں کے علاوہ اپنی زبان میں بھی دعا کرسکتے ہیں۔

حلق وقصر

(30) عمرہ کرنے والی عورت خود سے اپنا بال کاٹ سکتی ہے اور دوسری عورت کا بال بھی۔ اپنا بال کاٹنے سے پہلے دوسری عورت کا بال کاٹ دیا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(31) اگر کوئی شخص حلق یا قصر سے پہلے ہی احرام اتار دے اور کچھ دیر بعد اسے یاد آئے تو کوئی حرج نہیں۔ وہ دوبارہ احرام پہن لے اور پھر بال کٹوا لے ۔ اس پر کوئی دم یا فدیہ واجب نہیں ہو گا۔

متفرقات

(32) ایک سفر میں ایک عمرہ کافی ہے، بار بار عمرہ کرنا اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت نہیں ۔

(33) حج بدل ہوتا ہے، عمرہ بدل نہیں ہوتا۔ ویسے کوئی شخص کسی دوسرے کو عمرہ کرنے کے لیے بھیجے تو اسے اجر ملے گا ۔

(34) میت کی طرف سے عمرہ کرنا جائز ہے۔ لیکن اس صورت میں ضروری ہے کہ آدمی نے پہلے اپنا عمرہ کر لیا ہو۔ اپنا عمرہ کیے بغیر دوسرے کی طرف سے کرنا درست نہیں ۔

(35) بعض لوگ عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد دوسروں کی طرف سے طواف کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ آدمی جب تک مکرمہ میں رہے، جتنی مرتبہ چاہے طواف کر سکتا ہے، لیکن دوسروں کی طرف سے طواف کرنا درست نہیں۔

(36) عمرہ سے واپسی پر کھجور یا آبِ زمزم غیر مسلم کو دیا جا سکتا ہے ۔

عمرہ کی غلطیاں

خانۂ کعبہ کی محبت ہر مسلمان کے دل میں بسی ہوئی ہے، اس لیے وہ بڑی تعداد میں ہر سال حج کے لیے جاتے ہیں اور سال کے تمام ایّام میں عمرہ کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

بہت سے لوگ عمرہ کے مناسک ادا کرتے ہوئے ناواقفیت کی وجہ سے بعض غلطیاں کر جاتے ہیں۔ ذیل میں ان کی نشان دہی کی جاتی ہے۔ انہیں اچھی طرح ذہن نشین کرلیں، تاکہ ان کا ارتکاب نہ ہو۔

(1) عمرہ کا ارادہ کرنے والے کے لیے بغیر عمرہ کی نیت کیے اور احرام پہنے میقات سے آگے گزرنا جائز نہیں۔ بعض لوگ غفلت میں بغیر احرام پہنے آگے پہنچ جاتے ہیں۔ انہیں میقات پر واپس آکر عمرہ کی نیت کرنی چاہیے اور احرام باندھنا چاہیے، ورنہ دم دینا پڑے گا۔

(2) بعض لوگ مسجد حرام میں داخل ہوکر حجرِ اسود تک پہنچنے سے پہلے ہی طواف شروع کردیتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ طواف کی ابتدا حجرِ اسود کے پاس سے کرنی چاہیے۔

(3) بعض لوگ طواف کرتے ہوئے حطیم (کعبہ کی نامکمل دیوار) کے اندر سے چکّر لگاتے ہیں۔ اس طرح طواف کرنا درست نہیں۔ حطیم کے باہر سے طواف کرنا چاہیے۔

(4) بعض لوگ رمل (طواف میں تیز چلنا) طواف کے تمام چکروں میں کرتے ہیں۔ ایسا کرنا صحیح نہیں۔ صرف ابتدائی تین چکروں میں رمل کرنا چاہیے ۔

(5) طواف کے دوران میں حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے لیے بعض حضرات مزاحمت کرتے ہیں ۔ طواف کے صحیح ہونے کے لیے حجرِ اسود کو بوسہ دینا ضروری نہیں۔ دوٗر سے اس کی طرف اشارہ کرنا اور اللہ اکبر کہنا کافی ہے ۔

(6) بعض لوگ برکت کی نیت سے حجر اسود کو ہاتھ سے چھوٗنے کی کوشش کرتے ہیں۔ شریعت میں اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے ۔

(7) بعض لوگ حجرِ اسود کے پاس دونوں ہاتھ اٹھاتے ہیں اور بعض لوگ بار بار ہاتھ اٹھاتے ہیں، پھر ہاتھوں کو چومتے ہیں۔ یہ عمل صحیح نہیں ہے۔ صحیح یہ ہے کہ حجرِ اسود کے پاس، اس کی طرف اشارہ کرکے صرف دایاں ہاتھ اٹھاکر بسم اللہ، اللہ اکبر کہا جائے۔ ہاتھ کو چومنا نہیں ہے ۔

بعض لوگ خانۂ کعبہ کی تمام دیواروں یا تمام کونوں کو برکت کے لیے چھوٗنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے علاوہ خانۂ کعبہ کے کسی جز کا استلام نہیں کیا۔ (استلام کا مطلب ہے بوسہ دینا، ہاتھ سے چھوٗنا یا اشارہ کرنا)

(9) خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے الگ الگ چکّر میں الگ الگ دعا اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ آپ ہر چکر کے آخر میں رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيَا..... والی دعا پڑھتے تھے۔

(10) بعض لوگ طواف کرتے ہوئے اتنی زور زور سے دعائیں کرتے یا کرواتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے۔ ایسا کرنے سے بچنا چاہیے۔

(11) مقامِ ابراھیم کے پاس نماز پڑھنے کے لیے مزاحمت کرنا درست نہیں۔ آج کل وہاں طواف کرنے والوں کا بہت رش رہتا ہے، اس لیے وہاں نماز پڑھنے کے بجائے مسجد حرام میں کسی بھی جگہ نفل نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

(12) بعض حضرات صفا اور مروہ پر پہنچ کر خانۂ کعبہ کی طرف رخ کرکے اس طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں جیسے نماز کے لیے تکبیر کہتے وقت اٹھایا جاتا ہے۔ یہ درست نہیں۔ ہاتھ اس طرح اٹھانا چاہیے جیسے دعا کے لیے اٹھایا جاتا ہے۔

(13) بعض لوگ سعی کے دوران میں پورے وقت دوڑتے رہتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ سنّت یہ ہے کہ صرف ہرے نشانات کے دوران میں دوڑا جائے، باقی وقت چلا جائے۔

(14) بعض لوگ سعی سے فارغ ہونے کے بعد سر کی صرف چند جگہوں سے بال کتروالیتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ یا تو سر بالکل منڈوالیا جائے، یا پورے سر کے بال کتروائے جائیں۔

اے زائرینِ حرم! اپنی عبادتوں کو ضائع نہ کیجیے۔

اے زائرینِ حرم

کتنی بڑی خوش بختی ہے کہ آپ کو عمرہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ کب سے آپ کے دل میں ارمان مچل رہے تھے کہ آپ حجاز کا سفر کریں، اپنی آنکھوں سے بیت اللہ کا دیدار کریں اور اس کا طواف اور دیگر مناسک ادا کریں۔ اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے آپ نے پائی پائی اکٹھا کی، خطیر مصارف جمع کیے، بالآخر اللہ تعالیٰ نے آپ کی مراد پوری کی اور دیارِ حرم میں آپ کو حاضری کا موقع ملا۔ اس سعادت پر آپ جتنا بھی خوش ہوں، کم ہے۔

ذرا سوچیں!

آپ یہاں کیوں حاضر ہوئے ہیں؟ اسی لیے نا کہ اپنے رب کو خوش کر سکیں، اس کے گھر کا دیدار کر سکیں، اس سے گڑگڑا کر اپنی خطاؤں، لغزشوں اور گناہوں پر معافی مانگ سکیں اور مسجدِ حرام میں زیادہ سے زیادہ عبادات کر سکیں۔ یہاں نماز کا ثواب دوسری عام مسجدوں کے مقابلے میں ایک لاکھ گنا زیادہ ہے۔ بیت اللہ کا طواف عبادت ہے۔ یہاں تک کہ اسے دیکھنا بھی

عبادت ہے۔ گویا آپ کی یہاں آمد صرف اور صرف اللہ کے لیے ہوئی ہے۔ دوسری اور کوئی غرض یہاں آپ کو نہیں لائی ہے ۔

لیکن یہ کیا؟

حرم میں اور خاص طور سے مطاف میں موبائل سے فوٹو گرافی اور ویڈیو گرافی میں آپ کی دل چسپی حیرت انگیز ہے۔ آپ یہاں کیوں اپنا فوٹو کھینچ اور کھنچوا رہے ہیں؟ اسی لیے نا کہ یہ فوٹو آپ اپنے رشتے داروں، دوست و احباب اور متعلقین کو بھیج سکیں اور انہیں بتاسکیں کہ آپ عمرہ کرنے کے لیے آئے ہوئے ہیں اور حرم میں موجود ہیں۔ فوٹو گرافی سے نوجوانوں کی دل چسپی بڑھ کر رہے ہے۔ وہ طواف کرتے ہوئے اور نماز پڑھتے ہوئے فوٹو کھینچوا رہے ہیں اور سیلفیاں لے رہے ہیں۔ ایسی باپردہ خواتین، جنھوں نے زندگی بھر اجنبیوں کے سامنے اپنا چہرہ نہیں کھولا، یہاں کھلے چہروں کے ساتھ ان کے فوٹو کھینچے جارہے ہیں ۔

اے زائرینِ حرم !

آپ کا یہ رویّہ پسندیدہ نہیں ہے۔ آپ یہاں صرف اللہ کے لیے اور اس کی خوش نودی حاصل کرنے کے لیے آئے ہیں، اس لیے اپنے مناسک، عبادات اور اعمال کو اس کے لیے خالص رکھیے۔ اللہ تعالیٰ کسی عمل میں شرکت پسند نہیں کرتا۔ ہوشیار رہیے، کہیں آپ کا یہ بے جا شوق آپ کی عبادتوں کو ضائع نہ کر دے ۔

مکّہ مکرّمہ کی زیارتیں

مکّہ مکرّمہ کی زیارتیں تین طرح کی ہیں: اوّل، جو حرم میں ہیں، دوم، جو حج سے متعلق ہیں اور سوم دیگر اہم مقامات۔ذیل میں ان کا مختصر تعارف کرایا جاتا ہے۔

(الف) حرم کی زیارت گاہیں

عمرہ کرنے والے خانۂ کعبہ، مطاف، حجرِ اسود، رکنِ یمانی، مُلتزَم، حطیم، مقامِ ابراہیم، صفاو مروہ، میلین اخضرین سے اچھی طرح واقف ہو جاتے ہیں۔

ان کے علاوہ مروہ کے قریب رسول اللہ ﷺ کی جائے پیدائش ہے۔اس جگہ اِن دنوں مکتبہ (لائبریری) قائم ہے۔ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا گھر، دار ارقم اور دار عبد اللہ بن جدعان بھی انہی اطراف میں ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کی جگہ مسجد أبی بکر الصدیق قائم ہے- ابو جہل کے گھر کی جگہ لیٹرین بنا دی گئی ہے۔ حرم سے متصل ہی مکہ مکرمہ کلاک ٹاور ہے، جو دنیا کا بلند ترین کلاک ٹاور ہے۔یہ 40 میٹر طویل ہے اور سطحِ زمین سے اس کی اونچائی 400 میٹر ہے۔اس میں بہت سے شاپنگ کمپلیکس اور کھانے پینے اور رہائش کے ہوٹل ہیں۔ حرم سے قریب ہی جبلِ ابو

قبیس واقع ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ خانۂ کعبہ کی تعمیر میں اسی پہاڑ کے پتھر استعمال کیے گئے تھے۔

(ب) مقاماتِ حج

حج کے ایّام میں اس کے مناسک جن مقامات پر ادا کیے جاتے ہیں، عمرہ کے لیے جانے والوں کو ان کی زیارت ضرور کرنی چاہیے۔ ذیل میں ان کا تذکرہ بہت اختصار کے ساتھ کیا جاتا ہے:

منیٰ:

یہ مکّہ مکرّمہ سے پانچ چھ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ اصلاً دو طرفہ پہاڑوں کے درمیان ایک بہت بڑا میدان ہے، جہاں حجّاج کرام 8 ذی الحجہ کو، پھر 11، 12 اور 13 ذی الحجہ کو قیام کرتے ہیں۔ یہاں ایک مسجد ہے، جسے 'مسجدِ خیف' کہا جاتا ہے۔ اسی کے قریب 'جمرات' ہیں، جہاں حجاج کرام کنکریاں مارتے ہیں۔ منیٰ ہی میں قربان گاہ ہے، جہاں قربانی کی جاتی ہے۔

عرفات:

یہ بھی ایک میدان ہے، جو منیٰ سے تقریباً 14 کلو میٹر کی دوْری پر واقع ہے۔ اس کی ابتدا میں ایک بڑی مسجد ہے، جو 'مسجدِ نمرہ' کہلاتی ہے۔ اس میں 9 ذی الحجہ کو زوال کے فوراً بعد خطبہ ہوتا ہے اور ایک اذان اور دو اقامت سے ظہر

اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔ اسی جگہ رسول اللہ ﷺ نے وہ خطبہ دیا تھا جو 'خطبۂ حجۃ الوداع' کے نام سے معروف ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں حج کا سب سے اہم رکن (وقوفِ عرفہ) ادا ہوتا ہے۔ آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "وقوفِ عرفہ ہی حج ہے۔"

عرفات ہی میں نہرِ زبیدہ ہے۔ یہاں سے مزدلفہ تک یہ نہر عباسی خلیفہ ہارون الرشید کی بیگم ملکہ زبیدہ نے کھدوائی تھی۔ اس کے کچھ نشانات اب بھی باقی ہیں۔

مزدلفہ:

یہ منیٰ سے 4 کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ 9 ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب کے بعد حجاج کرام عرفات سے یہاں آکر عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء دونوں نمازیں پڑھتے ہیں۔ رات کو قیام کرتے ہیں اور نماز فجر کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں کرتے ہیں۔ اس جگہ ایک مسجد ہے، جسے 'مسجد مشعرِ حرام' کہا جاتا ہے۔

وادیٔ مُحَسَّر:

منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان میں ایک وادی ہے، جس کو 'وادیٔ مُحَسَّر' کہتے ہیں۔ یہاں سے گزرتے وقت تھوڑا تیز چلا جاتا ہے۔ مشہور ہے کہ یہ وہ جگہ ہے

جہاں اللہ تعالیٰ نے ابرہہ بادشاہ کے لشکر کو تباہ و برباد کیا تھا، جو خانۂ کعبہ کو ڈھانے کے ارادہ سے آیا تھا۔

جمرات:

یہ منیٰ میں 3 مشہور مقامات ہیں، جہاں اب دیوار کی شکل میں بڑے بڑے ستون بنادیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع اور نبی اکرم ﷺ کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے ان جگہوں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ان میں سے جو ستون مسجدِ خیف کے قریب ہے اسے جمرۂ اولیٰ، اس کے بعد والے ستون کو جمرۂ وسطیٰ اور اس کے بعد مکّہ مکرّمہ کی طرف والے آخری ستون کو جمرۂ عقبہ یا جمرۂ کبریٰ کا نام دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شیطان نے ان 3 مقامات پر بہکانے کی کوشش کی تھی، چنانچہ انھوں نے وہاں پر اس کو کنکریاں ماری تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عمل کو قیامت تک کے لیے زندۂ جاوید بنادیا۔

(ج) دیگر تاریخی مقامات

ان کے علاوہ بھی کچھ تاریخی مقامات اہمیت کے حامل ہیں۔ عمرہ کے لیے جانے والوں کو ان کی زیارت کی کوشش کرنی چاہیے۔

غارِ حرا:

یہ جبلِ نور پر واقع ہے۔ یہاں قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا تھا۔ سورۂ اقرأ کی ابتدائی 5 آیات اسی غار میں نازل ہوئی تھیں۔ یہ پہاڑ مکّہ مکرمہ سے منیٰ جانے والے راستے پر مسجدِ حرام سے تقریباً 10 کلو میٹر کی دوری پر واقع ہے۔ اس کی اونچائی تقریباً 2 ہزار فٹ ہے۔

غارِ ثور:

یہ غار جبلِ ثور کی چوٹی کے پاس ہے۔ یہ پہاڑ مسجدِ حرام سے تقریباً 10 کلو میٹر کے فاصلہ پر اور غار ایک میل کی چڑھائی پر واقع ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ ہجرت کے وقت اسی غار میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہم راہ 3 دن قیام کیا تھا۔ اس غار کا دہانہ کافی تنگ ہے، جس کی بنا پر بہ مشکل اندر جایا جاسکتا ہے ۔

جنّۃ المعلاۃ:

یہ مکہ مکرمہ کا تاریخی قبرستان ہے۔ یہاں نبی ﷺ کے بیش تر رشتے دار مدفون ہیں۔ اسی میں ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بھی قبر ہے۔ دیگر بہت سے صحابہ و صحابیات، تابعین اور تبع تابعین اس میں مدفون ہیں۔

مسجدِ تنعیم (مسجد عائشہ)

یہ مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کے درمیان شاہ راہ پر واقع ہے۔ اسے میقات سمجھا جاتا ہے، کیوں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب حیض آجانے کی وجہ سے مناسک نہیں انجام دے سکی تھیں تو پاک ہونے کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں یہیں سے احرام کی نیت کرکے آنے اور مناسک کی انجام دہی کا حکم دیا تھا۔ اسی بنا پر یہ مسجد 'مسجد عائشہ' کے نام سے مشہور ہوگئی ہے۔ عمرہ کے لیے جانے والے بار بار وہاں پہنچ کر احرام پہن کر آتے ہیں اور کثرت سے عمرہ کرتے ہیں۔ حالاں کہ اللہ کے رسول ﷺ سے ایک سفر میں صرف ایک عمرہ کرنا ثابت ہے۔

مسجد جَعرّانہ:

یہ مکہ اور طائف کے راستے میں مکہ سے 26 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اسی علاقے میں 9ھ میں غزوۂ حنین ہوا تھا۔ اس مسجد سے قریب ہی شہداء حنین کے مزارات ہیں۔ یہیں سے کچھ فاصلے پر قبیلۂ بنو سعد آباد تھا، جہاں رسول اللہ ﷺ کا بچپن گزرا تھا۔ حنین سے واپسی پر آپ نے یہیں سے عمرہ کا احرام پہنا تھا۔ آپ کی اتباع میں عمرہ کے لیے آنے والے یہیں سے دوبارہ عمرہ کا احرام پہنتے ہیں۔

غلافِ کعبہ کی فیکٹری

مکّہ مکرّمہ میں غلافِ کعبہ تیار کرنے کا کارخانہ ہے ، جہاں سیکڑوں کاریگر 670 کلو گرام سونے اور چاندی کے دھاگہ سے سیاہ رنگ کے بیرونی اور سبز رنگ کے اندرونی کپڑے پر قرآنی آیات کی کتابت کرتے ہیں۔ ہر سال حج سے پہلے یہ غلاف تبدیل کیا جاتا ہے۔

مدینہ منوّرہ کی زیارتیں

جو لوگ عمرہ کے لیے مکّہ مکرّمہ جاتے ہیں وہ لازماً بعد میں مدینہ منوّرہ کا بھی قصد کرتے ہیں، تاکہ مسجدِ نبوی کی زیارت کر سکیں۔ اگر چہ عمرہ کے مناسک مکہ ہی میں پورے ہو جاتے ہیں، لیکن ذاتِ نبوی سے محبت انہیں کشاں کشاں مدینہ لے جاتی ہے اور وہ چند دن وہاں گزارتے ہیں۔ کچھ لوگ پہلے مدینہ منوّرہ جاتے ہیں اور مسجد نبوی کی زیارت کے بعد مکّہ مکرّمہ پہنچتے ہیں ۔

مدینہ منورہ کی فضیلت بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔ اس کی سب سے بڑی فضیلت یہی ہے کہ یہاں مسجدِ نبوی واقع ہے ۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے تاریخی مقامات ہیں۔ مدینہ جانے والے زیادہ وقت مسجد نبوی میں عبادت میں گزاریں، کچھ وقت تاریخی مقامات کی سیر بھی کر سکتے ہیں:

(1) مسجد نبوی کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے: مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور مسجدِ اقصیٰ۔“ (بخاری:1197، مسلم:827)

(2) مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب کسی دوسری مسجد میں نماز پڑھنے کے مقابلے میں ایک ہزار گنا زیادہ ہے۔ یہ بات اللہ کے رسول ﷺ سے صراحت سے مروی ہے۔(بخاری:1190، مسلم:1394)

(3) مسجد نبوی میں داخلہ کے وقت پہلے دایاں پیر آگے بڑھائیے، بسم اللہ کہیے اور دعا کیجیے، جیسے دوسری کسی مسجد میں داخلہ کے وقت کیا جاتا ہے:

اللهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

”اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے ۔“

بہتر ہے کہ درود بھی پڑھ لیجیے:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ...

(4) مسجدِ نبوی میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے تحیّۃالمسجد (دو رکعت نفل نماز) پڑھیے ۔

جب بھی مسجد نبوی میں جائیں، وقت ہو تو تحیّۃ المسجد پڑھنے کا اہتمام کیجیے ۔

مسجد نبوی میں زیادہ سے زیادہ نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کیجیے ۔

بعض روایات میں مسجد نبوی میں چالیس (40) نمازیں باجماعت پڑھنے کی بڑی فضیلت اور بہت زیادہ اجر بیان کیا گیا ہے۔ لیکن یہ روایات ضعیف ہیں ۔

(5)قبرِ نبوی کی طرف جائیں تو قبر مبارک کی طرف رخ کرکے کھڑے ہو جائیں اور دھیمی آواز میں یوں سلام کہیں:

السَّلامُ عَلَيكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں:

اللّٰهُمَّ آتِ مُحَمّداً الوَسِيلَةَ وَ الفَضِيلَةَ، وَ ابْعَثْهُ المَقَامَ المَحمُودَ الّذِي وَعَدتَهُ، اللّٰهُمَّ اَجزهُ عَن اُمَّتِهِ أفضَلَ الجَزاءِ

یہیں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں ہیں۔ ان کے لیے بھی مغفرت ورحمت اور رضائے الٰہی کی دعا کرسکتے ہیں ۔

(6)مسجد نبویؐ میں منبر اور روضۂ رسول کے درمیان کی جگہ 'ریاض الجنة'(جنتی باغ) کہلاتی ہے۔ اس جگہ نماز ادا کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے، نیز قبولیتِ دعا کے لیے بھی یہ خاص مقام ہے۔ اس کی شناخت کے لیے سفید سنگِ مرمر کے ستون بنادیے گئے ہیں۔ اس میں سفید اور ہری قالینوں کا فرش ہے۔ مسجد نبوی ہی میں ایک جگہ اصحابِ صفہ کا چبوترہ ہے۔ اب اسے صرف نشان زد کر دیا گیا ہے ۔

مدینہ منورہ کے دیگر تاریخی مقامات

(7) مسجد نبوی سے متصل ایک قبرستان ہے، جس کا نام 'جنۃ البقیع' ہے۔ اس میں بہت سے صحابہ کی قبریں ہیں۔ اس کی زیارت مسنون ہے۔ نبی ﷺ جنۃ البقیع جایا کرتے تھے۔ وہاں جائیں تو سب کو سلام کریں، ان کے لیے دعا کریں ۔ قبرستان میں داخلہ کے وقت یہ دعا پڑھیں:

السَّلامُ عَلَيكُم اَهلَ الدِّيَارَ مِنَ المُؤمِنِينَ وَ المسلِمِينَ، وَ اِنَّا اِن شَاءَ اللہ بِكُم لَاحِقُونَ، نَسأَلُ اللہ لَنَا وَلَكُمُ العَافِيَةَ (مسلم:974)

(8) مسجدِ نبوی سے متّصل سقیفۂ بنی ساعدہ ہے۔ یہیں آں حضرت ﷺ کی وفات کے بعد صحابۂ کرام جمع ہوئے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفۂ رسول منتخب کیا تھا۔

(9) مدینہ منورہ کی ایک اہم مسجد 'مسجدِ قبا' ہے۔ اس کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ (التوبۃ:108) نبی ﷺ نے اس میں بارہا نماز پڑھی ہے اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ اس میں نماز پڑھنی سنّت ہے ۔ یہ مسجد نبویؐ سے تقریباً 4 کیلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

(10) مسجد قبا کے قریب ہی ایک اور مسجد ہے، جو 'مسجدِ جمعہ' کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں رسول اکرم ﷺ نے مدینہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے جمعہ ادا فرمایا تھا۔

(11)ایک اور مسجد 'مسجد القبلتین' کے نام سے مشہور ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تحویلِ قبلہ کی آیت اسی مسجد میں نماز پڑھتے وقت نازل ہوئی تھی۔ایک صحابی کے ذریعے نماز پڑھنے والوں کو اس کی اطلاع دی گئی تو انھوں نے حالتِ نماز ہی میں اپنا رخ تبدیل کر لیا تھا۔اس طرح یہ دو قبلوں والی مسجد کے نام سے مشہور ہوئی ۔

(12)شہدائے احد کی قبروں کی زیارت بھی مسنون ہے ۔ اللہ کے رسول ﷺ وہاں جایا کرتے تھے اور ان کے لیے دعا کرتے تھے۔ یہ مسجد نبویؐ سے تقریباً 4 یا 5 کلو میٹر کے فاصلہ پر جبلِ اُحد (اُحد کا پہاڑ) کے دامن میں واقع ہے۔ یہیں غزوۂ احد ہوا تھا، جس میں ستّر (70) صحابہ شہید ہو گئے تھے۔ان کی قبریں ایک احاطے میں گھیر دی گئی ہیں ۔

(13)اسی کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جو 'جبل الرماۃ' (تیر اندازوں کی پہاڑی) کہلاتی ہے۔ اس پر اللہ کے رسول نے 50 تیز اندازوں کو متعین کیا تھا اور انہیں تاکید کی تھی کہ جنگِ احد کے دوران میں وہاں سے نہیں ہٹیں گے، لیکن وہ ہٹ گئے تھے ۔

(14)بدر کا میدان بھی تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ یہاں غزوۂ بدر ہوا تھا، جس میں مسلمانوں کو عظیم فتح حاصل ہوئی تھی اور کفار کے ستّر (70) لوگ مارے گئے تھے اور ستّر (70) قیدی بنائے گئے تھے ۔

(15) **مدینہ کے اطراف میں وہ مقام** بھی بہت اہم اور تاریخی ہے جہاں غزوۂ احزاب کے موقع پر خندق کھودی گئی تھی ۔ اس خندق کے اب بھی کچھ نشانات باقی ہیں ۔

الاحسان اکیڈمی بہرائچ

بہ یادگار: حضرت مولانا محمد احسان الحق رحمہ اللہ
مہتمم اول جامعہ نورالعلوم بہرائچ

الاحسان اکیڈمی بہرائچ ایک تحقیقی تصنیفی ادارہ ہے۔

جس کے اغراض ومقاصد یہ ہیں۔

۱۔ نسل کو اکابر و شخصیات بہرائچ سے متعارف کرانا۔

۲۔ شخصیات بہرائچ کی سوانح حیات پر علمی و تحقیقی کام انجام دینا۔

۳۔ اہم علمی نوادرات، مختلف موضوعات پر اکابر (خصوصا اکابرین بہرائچ) کے ذریعے لکھی گئی قدیم کتب کی جدید اشاعت کرنا۔

۴۔ اکابر کی اہم علمی و تحقیقی کتابوں کا دوسری زبانوں میں ترجمہ کرانا۔

اکیڈمی اپنی خدمات، اور سرگرمیاں انٹرنیٹ کی وساطت سے متعارف کرانے کا بھی نظم کرے گی۔

رفقائے اکیڈمی: جنید احمد نور ★ کلیم احمد قاسمی ★ وصی اللہ قاسمی

/Alihsanbahraich
/Alehsaanbahraich